84409 ـ اگر ڈاکٹر چیک اپ کے لیے مادہ منویہ لے تو کیا مریض پر غسل وجب ہو جاتا ہے ؟

سوال

ڈاکٹر نے چیک اپ کے لیے انگلی کے ساتھ میرا مادہ منویہ نکالا، کیا اس حالت میں مجھے جنابت ہوئی اور کیا مجھ پر غسل کرنا واجب ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہاتھ وغیرہ کے ساتھ منی خارج کرنا حرام کام ہے، لیکن اگر علاج اور چیک اپ کے لیے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ سوال نمبر (27112) میں بیان ہو چکا ہے، اس کے علاوہ مشت زنی کی حرمت کے دلائل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (329) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم:

اگر برسٹ دبا کر یا کسی اور طریقہ سے منی خارج کی جائے تو اس کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

منی لذت کے ساتھ نکلے، اکثر طور پر ایسا ہی ہوتا ہے، تو اس وقت علماء کرام کے اتفاق کے مطابق غسل واجب ہے.

دوسری حالت:

لذت کے بغیر منی خارج ہو، یہ عام طور پر بیماری کی بنا پر ہوتا ہے، اور بغیر نکالے نکلتی ہے، اس میں فقہاء کا اختلاف ہے، جمہور علماء احناف مالکی اور حنابلہ اس حالت میں غسل واجب نہیں کرتے، اور صحیح بھی یہی ہے.

یہ تو بیداری کی حالت میں ہے، لیکن نیند کی حالت میں اگر منی خارج ہو تو مطلقا غسل واجب ہوگا، چاہے لذت کے ساتھ خارج ہو یا بغیر لذت کے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" پانی پانی سے ہے "

اس حدیث کا ظاہر یہی ہے کہ منی خارج ہونی کی حالت میں غسل واجب ہے، عموم حدیث کی بنا پر چاہے بغیر شہوت اور کسی بھی سبب سے خارج ہو.

اور جمہور اہل علم غسل واجب ہونے کے لیے لذت اور دفق کی شرط لگاتے ہیں.

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ: لذت کے ساتھ، لیکن دفق حذف کر دی ہے، اور ان کا کہنا ہے کہ: جب بھی منی لذت کے ساتھ خارج ہو گی تو وہ دفق یعنی اچھل کر ہی خارج ہو گی.

اور دفق کا ذکر کرنا بہتر ہے، کیونکہ یہ درج ذیل فرمان باری تعالی کے موافق ہے:

انسان کو چاہیے کہ وہ دیکھے اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے، اسے اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے الطارق (5 ـ 6).

چنانچہ اگر بیدار شخص کی منی لذت کے بغیر خارج ہو تو غسل واجب نہیں ہو گا، صحیح یہی ہے.

لیکن اگر یہ کہا جائے کہ: حدیث: " پانی پانی سے ہے " کا جواب کیا ہے ؟

تو ہم یہ کہینگے: یہ اس معروف پر محمول ہو گی جو لذت کے ساتھ خارج ہوتی ہے، اور اس کے بعد بدن میں فتور اور ڈھیلا پن پیدا کرتی ہے، لیکن اس کے بغیر خارج ہونے والی نہ تو جسم میں فتور پیدا کرتی ہے اور نہ ڈھیلا کرتی ہے" انتہی.

ماخوذ از: الشرح الممتع.

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (12317) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .